قومی بیانیہ

دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف پاکستان کا قومی بیانیہ

National Counter Terrorism Authority (NACTA)
www.nacta.gov.pk
+92 - 51 - 9216581
nactapk nacta.gov nactapk

NATIONAL COUNTER TERRORISM AUTHORITY
PAKISTAN

دہشت گردی اور انتہا پسندی
کے خلاف پاکستان کا قومی بیانیہ

دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف پاکستان کا قومی بیانیہ

پس منظر

1۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ آئین پاکستان کے تحت وفاقی پارلیمانی نظام حکومت یہاں رائج ہے جس میں عوام کے منتخب کردہ نمائندے حکومت بناتے ہیں۔ پاکستان کا آئین تمام شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ریاست پاکستان ان بنیادی حقوق کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ہر وقت کوشاں ہے۔

2۔ پاکستان پچھلی دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ سے دہشت گردی کے واقعات کا سامنا کر رہا ہے۔ 2001ء سے لیکر 2022ء تک پاکستان نے 83 ہزار جانوں کی قربانی دی ہے اور 35 کھرب روپے کا مالی نقصان اُٹھایا ہے۔ معاشرے میں انتہا پسندی کے رجحانات میں اضافہ ہوا ہے۔ لہذا دہشت گردی کو مستقل طور پر شکست دینے کے لیے ایک جامعہ حکمت عملی اور موثر پالیسی کی ضرورت ہے۔ مستقل بنیادوں پر کامیابی حاصل کرنے کے لیے ایک قومی بیانیہ انسداد دہشت گردی اور انسداد انتہا پسندی اقدامات کی بنیاد ہونا ضروری ہے۔

قومی بیانیہ

3۔ دہشت گردی کے خلاف بیانیہ کی بنیاد پیغام پاکستان ہے۔ پیغام پاکستان وہ فتویٰ اور بیانیہ ہے جو 16 جنوری 2018ء کو پاکستان بھر کے تمام مسالک کے علماء اکرام اور مشائخ عظام نے جاری کیا۔ اس فتویٰ پر 1800 سے زیادہ علماء اکرام کے دستخط موجود ہیں۔ بین الاقوامی سطح پر پیغام پاکستان کی تائید و توثیق امام کعبہ اور الازہر یونیورسٹی نے بھی کی ہے۔ پیغام پاکستان قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور پاکستانی عوام کی اجتماعی سوچ کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔

4۔ ریاست پاکستان یا اس کے کسی صوبے اور اکائی کے خلاف کسی قسم کا کوئی جہاد یا مسلح جدوجہد حرام اور ناجائز ہے۔ پاکستان دار الامن ہے۔ اس کے خلاف ہتھیار اٹھانے والے باغی ہیں۔ ایسے باغی عناصر کو سختی سے کچلا جائے گا۔ پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے گا تا کہ کوئی اسکے اندر دراندازی نہ کر سکے۔ پاکستان کی حکومت یا اس کی فوج اور پولیس اور سیکیورٹی کے دوسرے اداروں کے اہلکاروں کو غیر مسلم اور واجب القتل قرار دینا اور ان کے خلاف مسلح کاروائی کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کے مطابق بغاوت کا ایک سنگین جرم ہے۔ نفاذ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھانا، فساد برپا کرنا، دہشت گردی کی کاروائیاں کرنا قطعی حرام ہے۔ یہ فساد فی الارض کے زمرے میں آتا ہے۔ اس فساد اور دہشت گردی کو ختم کرنا قانون نافذ کرنے والے اداروں کا فریضہ ہے۔

5۔ انسداد دہشت گردی کی اس قومی جنگ میں تمام قوم اپنی مسلح افواج، پولیس اور دوسرے قانون نافذ کرنے والے اداروں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور اس قومی جنگ کی حمایت کرتی ہے۔ ان اداروں کے خلاف کسی قسم کا کوئی فتویٰ جاری نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ یہ قومی فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

6۔ خودکش حملہ کرنا قطعی حرام ہے۔ خودکش حملوں میں استعمال ہونے والے انسان جہنم میں جائیں گے۔ خودکش حملوں کے لیے چھوٹی عمر کے بچوں کو تیار کرنے والے افراد بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ قرآن کریم کے مطابق ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ پاکستانی قانون کے مطابق بھی خودکشی حرام ہے۔ خودکش حملہ کو فدائی حملہ کا نام دینے یا کوئی دیگر نام دینے سے وہ حلال نہیں ہو جاتا وہ قطعی حرام ہی رہتا ہے۔

7۔ پاکستان کی تمام سرکاری و نجی تعلیمی و تربیتی درسگاہوں میں عسکریت پسندی (militancy) نفرت انگیزی (hatred)، انتہاپسندی (extremism) تشدد (violence) اور دہشت گردی (terrorism) کی تعلیم اور ٹریننگ دینا قطعی منع ہے اور غیر قانونی ہے اس میں ملوث افراد اور اداروں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

8۔ پاکستان کے آئین کے مطابق جہاں مسلم اکثریت کو مذہبی آزادی حاصل ہے وہاں پر اقلیتوں کو بھی مذہبی آزادی ہے۔ ریاست پاکستان مسلمانوں کے کسی فرقے کے خلاف یا کسی مذہبی اقلیت کے خلاف کوئی بغض وعناد نہیں رکھتی ۔ آئینی حقوق بلا امتیاز سب کو حاصل ہیں۔ مذہبی اور غیر مذہبی انتہا پسندی کی مذمت کی جاتی ہے اوران کو سختی سے کچلا جائے گا۔ کوئی فرقہ تشدد کے زور پر اپنے نظریات دوسرے فرقے پر نہیں تھوپ سکتا۔ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کے اکابرین اور معتبر ہستیوں کے خلاف دشنام طرازی نہیں کرسکتا۔ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کافر ڈکلیئر نہیں کرسکتا۔ ایسا کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے گی ۔تکفیر کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔ اس طرح کوئی فرد یا گروہ کسی قانون کی خلاف ورزی پر یا توہین رسالت اور توہین مذہب کے جرم پر کسی دوسرے فرد/ ملزم کو خود سزا نہیں دے سکتا۔ قانونی طور پر عدالتیں ہی ایسے کسی ملزم کو مقدمہ چلا کر سزا دے سکتی ہیں۔ قانون اپنے ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف سخت تادیبی کاروائی کی جائے گی اور متعلقہ قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔

9۔ غیر مذہبی مسلح تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی دہشت گردی اور بغاوت قطعی طور پر غیر قانونی ہے۔ ان میں مسلح لسانی اور علاقائی تنظیمیں بھی شامل ہیں۔ پاکستان کے کسی صوبے یا کسی صوبے کے کسی حصے یا اکائی کے خلاف مسلح کاروائیاں بغاوت ہیں اور ایسی بغاوت کو کچل دیا جائے گا۔ پاکستان کے تمام صوبوں اور اکائیوں کی علاقائی سالمیت کا مکمل تحفظ کیا جائے گا اور باغیوں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

10 ۔ مذہبی اور غیر مذہبی دہشت گرد جماعتوں اور گروہوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلا امتیاز آپریشن کیے جائیں گے۔ ان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ نیشنل ایکشن پلان پر تمام شراکت دار اسکی حقیقی روح کے مطابق عملدرآمد کریں گے۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط کیا جائے گا اور ان کو تمام وسائل فراہم کیے جائیں گے۔ ان کو جدید بنیادوں پر انسداد دہشت گردی اور انسداد انتہا پسندی کی ٹریننگ دی جائے گی تا کہ وہ موثر قانونی کاروائیاں کر کے دہشت گردی کا خاتمہ مستقل بنیادوں پر کرسکیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مضبوط کرنے کے لیے سرمایہ کاری درحقیقت معیشت کے اندر سرمایہ کاری ہے۔ جب قانون نافذ کرنے والے ادارے مضبوط ہو کر ملک کو محفوظ بنائیں گے تو ملک کے اندر امن ہوگا جب امن ہوگا تو اندرونی و بیرونی سرمایہ کاری ہوگی۔ اس سرمایہ کاری کی وجہ سے معیشت مظبوط ہوگی اور ملک میں خوشحالی آئے گی۔

11۔انتہاپسندی کے خاتمے کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے۔جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے میڈیا کے ذریعے کیے جانے والے انتہا پسندانہ اور ملک دشمن پراپیگنڈہ کا تدارک کیا جائے گا۔سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کو استعمال کر کے پاکستان اور اس کے اداروں کے بارے میں گمراہ کن پراپیگنڈہ کرنے والوں کے خلاف بھرپور قانونی کاروائی کی جائے گی اور ایسے تمام عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔انتہا پسندانہ نظریات کو میڈیا میں فروغ پانے سے روکا جائے گا۔ پاکستان کے قومی بیانیہ کو میڈیا کے ذریعے فروغ دیا جائے گا۔ ہر طرح کی انتہاپسندی بشمول مذہبی،لسانی،نسلی،گروہی،علاقائی کو میڈیا میں جگہ (Space) نہیں دی جائیگی۔ بیانیے کی جنگ کو تمام ذرائع استعمال کر کے جیتا جائے گا۔اس کے لیے ایک منظّم حکمت عملی بنا کر اس پر متعلقہ قومی اداروں کے ذریعے عمل کیا جائے گا۔انسداد انتہاپسندی کے اداروں کو وسائل دے کر مضبوط کیا جائے گا۔

12۔لاؤڈ سپیکر کے غلط اور غیر قانونی استعمال کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔لاؤڈ سپیکر کے قانونی استعمال کے علاوہ جو کوئی بھی ذاتی استعمال اور تشدد پر اکسانے کے لیے اس کو استعمال کرے گا یا کروائے گا اس کے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے گی۔میڈیا کے اوپر کسی بھی قسم کا مناظرہ وغیرہ کرنا قانوناً جرم ہے۔نفرت انگیز تقاریر کرنے اور پھیلانے والوں کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

13۔دہشت گردی اور انتہاپسندی کے خلاف مندرجہ بالا بیانیہ ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اب مستقل قومی پالیسی ہے۔یہی قومی بیانیہ ہے۔اس بیانیہ کی روشنی میں پاکستان سے ہر طرح کی مذہبی،غیر مذہبی،نسلی،قومیتی بنیادوں پر ہونے والی دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کر کے پاکستان کو ایک مکمل محفوظ ملک بنایا جائے گا۔دہشت گردی اور انتہاپسندی کے مکمل خاتمہ کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے اور اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے گا اور کروایا جائے گا۔

14۔ پاکستانی معاشرے کی اقدار کی روشنی میں پاکستانی طرز زندگی کی حفاظت اور حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ پاکستانی طرز زندگی کی بنیادی خصوصیات میں محنت کرنا، خیرات کرنا، دوسروں کی مدد کرنا، مہمان نوازی کرنا، دوسرے کے نظریات کو برداشت کرنا اور خوشی کا حصول نمایاں ہیں۔ پاکستانی خداترس لوگ ہیں اور خیرات کرنے میں نمایاں ہیں۔ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا کہ کام، کام اور صرف کام۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق محنت کش اللہ کا دوست ہے۔ مندرجہ بالا فرمودات کی روشنی میں پاکستانی قوم محنت کرکے روزی کما کر خوشیاں حاصل کرے گی اور اقوام عالم میں ایک پرامن اور ترقی کرنے والی قوم کے طور پر ابھرے گی۔ امن، برداشت، تعلیم اور ترقی اسکی پہچان بنے گی۔ انشااللہ